مکالمہ

کارڈینل آرِ نزے کے خیالات

"دی کیتھولک نیوز" (سنگاپور) نے "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے صدر کارڈینل فرانسس آرِنزے کا انٹرویو شائع کیا ہے جس میں کارڈینل نے مکالمے کو درپیش چیلنجوں پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ بعض مسیحی بین المذاہب مکالمے کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ اُنہیں خدشہ ہے کہ یہ کہیں اُن کی تبدیلیٔ مذہب کا باعث نہ بن جائے۔ اس کے برعکس دوسری مذہبی روایتوں کے بہت سے حاملین مکالمے کو مسیحیوں کی جانب سے اُن کا مذہب تبدیل کرنے کی کوشش سمجھتے ہیں۔

کارڈینل آرِنزے کے خیال کے مطابق مکالمے کا مقصد تبدیلیٔ مذہب نہیں ہے، تاہم اُنھوں نے کہا کہ "اگر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مسیحی بننا چاہتے ہیں تو میں کون ہوتا ہوں کہ اُنہیں کہوں کہ وہ مسیحیت اختیار نہ کریں ہم اپنا مذہب پیش کرتے ہیں کسی پر مسلط نہیں کرتے۔" مکالمے کی غرض و غایت یہ ہے کہ "دوسروں سے ملا جائے، اُن کی بات سُنی جائے، اُنہیں سمجھا جائے اور اُن کے ساتھ کام کیا جائے۔" خدشات اہلِ ایمان کو ایک دوسرے سے ملنے سے روک رہے ہیں۔ کارڈینل نے اس امر پر زور دیا ہے کہ آزادیٔ مذہب کے بغیر کسی ملک میں مکالمہ بین المذاہب ممکن نہیں ہے اور مکالمے میں شرکت کرنے والوں کے لیے اخلاص کی موجودگی شرطِ اوّلین ہے۔ کیوں کہ "مکالمہ محض زبانی جمع تفریق نہیں ہے۔ یہ خداوند خدا کے حضور نذرانہ ہے، اس لیے مکالمے کے شرکاء کو خداوند کی مداخلت اور روح القدس کی رہنمائی کے لیے کشادہ دل رہنا چاہیے۔"

مکالمے کی جو مختلف شکلیں موجود ہیں، ان کی وضاحت کرتے ہوئے کارڈینل آرِنزے نے کہا کہ ایک "مکالمۂ زندگی" ہے جو مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اس طرح موجود ہے کہ وہ "روز مرّہ زندگی کے معاملات میں، خاندان، سکول، کارخانے، دوکان، دفتر یا کسی دوسری جگہ مذہب کو زیرِ بحث لائے بغیر باہم ملتے ہیں۔" مکالمے کی دوسری شکل یہ ہے کہ اہلِ ایمان سماجی کاموں اور مسائل کے حوالے سے باہم مربوط ہیں اور سماجی مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہیں۔ مثال کے طور پر بیماروں، بے گھر لوگوں اور مہاجروں کی مدد کرنے میں مختلف مذاہب کے پیروکار شامل ہیں۔ مکالمے کی تیسری شکل اہلِ علم کا تبادلۂ خیال ہے جو کارڈینل آرِنزے کے الفاظ میں "جھگڑا کیے بغیر اپنا اپنا مذہب ایک دوسرے کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وہ باخبر ہونے کے لیے مذہبی مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔